

مفت سلسلہ اشاعت نمبر ۹۴



بد مذہب سے نکاح

مصنف

امام اہلسنت مولانا شاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی عیادہ

ناشر

جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان

نور مسجد کاغذی بازار کراچی ۷۰۰۰۰

بسم الله الرحمن الرحيم
الصلوة والسلام عليك يا رسول الله ﷺ

نام کتاب : بد مذہب سے نکاح
تاریخی نام : ازالۃ العار بحجر الکمر انعم عن کلاب النار
(معزز خواتین کو جہنم کے کتوں کے نکاح میں نہ دیتے ہوئے انہیں رسوائی سے بچانا)
مصنف : امام اہلسنت الشاہ احمد رضا خان فاضل و محدث بریلوی علیہ الرحمہ
صفحات : ۳۳۳ صفحات
تعداد : ۲۰۰۰
مفت سلسلہ اشاعت : ۹۴

☆☆☆ ناشر ☆☆☆
جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان

نور مسجد کاغذی بازار، میٹھارہ، کراچی۔ 74000 فون: 2439799

زیر نظر کتاب "بد مذہب سے نکاح" جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان کے سلسلہ مفت اشاعت کی 94 ویں کڑی ہے۔ جس کے مصنف امام اہلسنت مجدد دین و ملت الشاہ امام احمد رضا خان فاضل و محدث بریلوی علیہ الرحمہ ہیں۔ امام اہلسنت کی دیگر تصانیف کی طرح یہ تصنیف بھی دلائل و براہین سے عبارت ہے۔ اس کتاب کا تاریخی نام ازالۃ العار بحجر الکمر انعم عن کلاب النار (معزز خواتین کو جہنم کے کتوں کے نکاح میں نہ دیتے ہوئے انہیں رسوائی سے بچانا) ہے۔

جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان اس کتاب کو اپنے سلسلہ مفت اشاعت کے تحت شائع کرنے کا شرف حاصل کر رہی ہے امید ہے کہ زیر نظر کتاب قارئین کرام کے علمی ذوق پر پورا اترے گی۔

فقط..... ادارہ

۱۶ ازالۃ العار بحجر الکمر انعم عن کلاب النار ۱۳
(معزز خواتین کو جہنم کے کتوں کے نکاح میں نہ دیتے ہوئے انہیں رسوائی سے بچانا)

بسم الله الرحمن الرحيم

مسئلہ کیا فرماتے ہیں علمائے دین و عامیان شرع میں اس بارہ میں کہ ایک عورت سستیہ خنیفہ جس کا باپ بھی سستی خنیفہ ہے اس کا نکاح ایک غیر مقلد و باطنی سے کر دینا جائز ہے یا نہیں؟ اس میں شرعاً گناہ ہو گا یا نہیں؟ بیّنہ! تو جہودا

مستفتی محمد طہار الدخان از ریاست راجپور و دولت خانہ تحکیم اعلیٰ خاں صاحب
الجواب از دفتر تحفہ خنیفہ رحمہ علہ لودہ کرہ

بسم الله الرحمن الرحيم

نجدۃ واصلی علی سؤلہ الکریمہ

نکاح مذکور منوع و ناجائز و گناہ ہے۔ نیز مقلدین زمان کے بہت عقاید کفریہ و ضلالتیہ کتاب "جامع الشراہ فی فراج الوابیین بن الساجد" میں ان کی تصانیف سے نقل کیے اور ان کا گواہ و مدد بہب ہونا بروہ احسن ثابت کیا اور حدیث ذکر کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بد مذہبوں کی نسبت فرمایا:
ولا توثاقوہم ولا تشابروہم یعنی ان کے ساتھ کھانا نہ کھاؤ اور پانی نہ پیو

ولانتنا کحیہ

اور بیاہ شادی نہ کرو۔

اور مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب کی تفسیر سے نقل کیا ہے کہ،

ہر کباب عیان اُس و دوستی پیدا کند نور ایمان و جوشخص بعقیدہ وگوں سے دوستی اور پیار کرتا ہے
علاوت اکی ازوے برگیردند اس سے نور ایمان سلب ہو جاتا ہے۔ (ت)

اور خطاوی عاشق در غمار سے نقل کیا:

من کان خارجاً من هذا المذهب الاربعۃ جواس زمانے میں ان چاروں مذہب سے خارج
فی ذلک الزمان فهو من اهل البدعة والناکار ہووے بدعتی اور دوزخی ہے۔

کثرت سے ملنے مشاہیر کی اس پر مبنی ہیں، بالجلہ اگر غیر مقلد عقیدہ کفر پر رکھتا ہو تو اس سے نکاح محض
باطل دینا ہے کہ مسلمان عورت کا کافر سے نکاح اصلاً صحیح نہیں اور اگر عقیدہ کفر پر مذہبی رکھتا ہو تو بد مذہب سے
مناکحت بکرم آیت وحدیث میں ہے، حدیث اوپر گوری، اور آیت یہ ہے قال اللہ تعالیٰ،
ولا تکنوا الی الذین ظلموا فتمسکوا بالناکار نہ میل کرو ظالموں کی (لف کر نہیں چوے گی آگ
دوزخ کی)۔

ناظم اندر نے اپنے فتوے عدم جواز نکاح سنیہ و شیعہ مطہرہ مطہرہ نظامی میں اسی آیت سے استدل
کیا ہے واللہ اعلم بالصواب والیرجع الی التائب۔

الساظر الی اوزار المقسم بذیل سیدہ و مولاد امیر المؤمنین سیدنا الصديق العقیق العقیقی عبد الوحید
غلام صدیق الحنفی الفردوسی العظیم آبادی عفا عنہ ربہ ذوالایادی۔

فتوئے علمائے پٹنہ

(۱) اصحاب من اجاب (جو جواب دیا گیا ہے درست ہے۔ ت)

حافظ محمد خدیج الدین بخاری (حدیث مجلس اہلسنت پٹنہ، مقیم مرشد آباد)

لے الضعفاء الطبر ۱۵۳ ترجمہ عمران دار الکتب العلمیہ بیروت ۳۹/۱

کثر العیال حدیث نمبر ۳۲۴۶ موسست الرسالہ بیروت ۵۲۹/۱۱

لے تفسیر عزیزی پارہ ۲۹ آیہ و دواتن ہن فیدھون کے تحت افغانی دار الکتب لال کراچی ملی ص ۵۶

لے خطاوی علی الدراختار کتاب الذباغ دار المعرفہ بیروت ۱۵۳/۲

لے القرآن ۱۱۳/۱۱

(۲) هذا هو الحق الصریح و ما سولہ باطل قبیح (یہ جواب حق صریح ہے اور اس کے سوا

باطل قبیح ہے۔ ت)

محمد امیر علی (مرحوم، سابق بیڈ عمرولی نادرل اسکول پٹنہ

فتوئے علمائے بہار

(۱) مبلا و محمد او مصلا ابعاد ما قالہ بسملہ، تجید اور حضور قدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر

العلامہ و افادۃ القیامہ حق صریح درود کے بعد، جو کچھ حضرت علامہ نے فرمایا مرشد کما وہ واجب

و محقق صحیح جدید بالاعتماد و حق، مثبت و صحیح، لائق اعتماد و استناد ہے اور اس کا

حقیق بالاستناد و دونہ غرط القناد و خلاف مشکل ہے، اور سوائے گمراہ، بہت دھم،

لا ینکرو الا اهل الفت و العناد باغی اور فساد کے کوئی اس کا انکار نہیں کر سکتا۔

والبعی والفساد۔ (ت)

کتبہ خیریم الطبر الی الافاضا محمد عبدالواحد خان رامپوری بہاری عفا عنہ

(۲) من کان من نمرۃ محمد بنت تمام اتبعتہ و جو کہ اپنے زعفر فاسد اور فہم کاسد کی بنا پر

عبدالوہاب من یتہمرون عامۃ پر شک و کفر کے ساتھ تمہم کرنے والے محمد بن عبد الوہاب

امۃ مرحومۃ بالمشرک و الکفر علی کے گروہ سے تعلق رکھنے والے شخص زینق و محمد ہے

نہ عہم الفاسد و فہمہم الکاسد اس کے ساتھ نکاح اور میل جول ناجائز ہے،

فہو من الزنادقۃ و الملاحدۃ و اور یہی حکم اس شخص کا بھی ہے جو غیر مقلدین میں سے

لا یجوز بہ المناکحۃ و المخالطۃ و اور مجسمہ، مشہید اور روافض کی طرف میلان

کذلک من کان من الغیر المقلدین رکھتا ہو۔

من یرکن الی المجسبۃ و المشبہۃ (ت)

والرافضۃ فی السوء۔

حدیث محمد یوسف بہاری

(۳) اصحاب من اجاب جزی اللہ المحقق مجیب نے درست جواب دیا۔ محقق، مدقق،

المدقق و حامی السنۃ و حامی البدعۃ سنت کے حامی، بدعت کو مٹانے والے بہتار

مولانا منتظم التحفۃ خیر سردار اور تحفہ حنفیہ کے منتظم کو اللہ تعالیٰ

الجزء - واللہ اعلم بالصواب و بہترین ہوا علمائے اللہ تعالیٰ نے عرب جانتے ہیں
الیہ المرجع والمآب - اور اس کا طرف ہی ٹوٹا ہے (ت)

جناب مولانا حکیم (الہدایات)، استمناوی بہاری

(۴) حامداً ومصلیاً قد صم ما فی ہذا اللہ تعالیٰ کی حمد کرتے اور ہی کریم پر درود بھیجتے ہوئے
الفرقۃ کیف لا وہی مملوۃ من کتاہوں کو جو کچھ اس فتنی میں ہے درست ہے
الروایات الفقہیۃ المعنیۃ والاحادیث کیلئے نہ جو بکرہ بنو قریظہ فتنی روایات اور صحیح
الصحیحۃ فالجیب مصیب بلا امتراء احادیث سے لبریز ہے اور عجیب بلا شرم مصیب
جزا اللہ سیئہ بفضلہ الا وہی خیر ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے انتہا افضل سے عجیب
الجزء حدیث صرف ہمتۃ العلیا و کو جو اسے خیر عطا فرمائے جس نے کلمات سفل کی کہ
بذل جہدہ بالنہج الاعلیٰ فی ہر میں اپنی بلند فہمی اور سعی بلیغ کو کامل طریقے سے
الکلمات السفلیٰ من اجاب فقد اصاب بروئے کار لایا۔ عجیب نے درست کہا جس
ودونہ خوط القیادہ واللہ اعلم کے خلاف کہنا مشکل و ناممکن ہے واللہ تعالیٰ
بالصواب فقط۔ اعلم بالصواب فقط۔ (ت)

مرورہ عوید الطلیۃ الراعی الی رتہ المان السید محمد سلیمان اشرف بہاری المرادی عفی عنہ
(۵) حامداً ومصلیاً، الجواب حق فمذا اللہ تعالیٰ کی حمد کرتے اور ہی اقدس پر درود بھیجتے ہوئے
بعد الحق (الافضل) کتاہوں کو جواب حق ہے اور حق کے بعد کتاہوں کی کچھ نہیں۔
کتبہ خادم الطبع کا سرسید ناظر حسین بہاری المرادی

قوتائے علمائے بدایوں

(۱) العجیب مصیب (جواب درست ہے۔ ت)

محب الرسول عبد القادر قادری

(۲) لاسیب فیہ (اس میں کوئی شک نہیں۔ ت)

مطیع الرسول محمد عبد القادر قادری

(۳) الجواب صحیح (جواب صحیح ہے۔ ت)

محمد عبد القیوم قادری

الجواب

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ الحمد وفصلی سی رسولہ الکریم۔

الحمد للہ الذی امر برض الطبیات الا طیب لوگوں کے لیے عہد ہے جس نے طہیات کو معرفت
للطیبین والخیار وترك الخبیثین للخبیثات طیب لوگوں کے لیے قہب فرمایا اور خبیثات کو ترک کر کے
الافتادۃ والصلوۃ والسلام علی من بعدنا بالجنب جہور رکھا ہے اور صلوۃ و سلام اس پر جس نے ہمیں بہتم
عن کلاب النار علی آلہ وصحبہ الشاہرین کے کتوں سے بچنے کا حکم فرمایا ہے اور آپ کے آل و
سیوفیہم علی رؤس البیوت عین الفجار۔ اصحاب پر جو بدعتی فاجر لوگوں پر اپنی تلواریں لہرا رہے ہیں۔

فی الواقع صورت مستقر میں وہ نکاح یا تو شرعاً محض باطل و زنا ہے یا فہرنا و گناہ۔ سائل کی صاحب بیگانہ
سستی و ستیہ، برادران نسبت ہی سے خطاب ہے اور انھیں کو حکم شرع سے اطلاع دینی مقصود کہ ایک ذرا
بہتر ہو کر ملاحظہ فرمائیں، اگر دلیل شرعی سے یہ احکام ظاہر ہو جائیں تو سستی بھائیوں سے توقع کہ نہ مرت زبانی قبول
بلکہ پیشتر اسی پر عمل فرمائیں گے اور اپنی کو پر زہ بات و اغاث کو ہلاک و ابتلا اور دین و ناموس میں گرفتاری پائے
پچائیں گے و باطل التوفیق۔ وہابی پر یا انھیں بد مذہب عقائد کو فرما دھتا ہے جیسے تم نبوت حضور پر نور قائم النبیین
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا انکار یا قرآن عظیم میں نقص و دخل بشری کا اقرار، قرایسوں سے نکاح باہماں مسلمین بافضل
والمیقین باطل محض و زنا سے صرف ہے اگر صورت مزرت سوال کی عکس ہو یعنی سستی مرد یا سستی عورت کو نکاح میں
لانا چاہے کہ بیان اسلام ہو، جو عقائد کو فرمائیں ان کا کٹر مشل مرتد ہے کما حقنا فی المقالة الدسفرۃ عن
احکام البدعۃ المسفرۃ (جیسا کہ پہلے اپنے رسالہ المقالة المسفرۃ عن احکام البدعۃ والمفردۃ میں تحقیق
کی ہے۔ ت) تمہیر و تنہیر و حلیۃ نیر و غیر ہا میں ہے، احکام ہم مثل احکام المرتد ہیں (ان کے احکام
مرتدین والے ہیں۔ ت) اور مرتد مرد خواہ عورت کا نکاح تمام عالم میں کسی عورت و مرد مسلم یا کافر متد یا اصل کسی
سے نہیں ہو سکتا۔ حلیۃ نیر و تنہیر و غیر ہا میں ہے،

واللفظ الاخیرۃ لایجوز للعرت ان یتزوج مرتدۃ و مری کے الفاظ یہ ہیں مرتد کے لیے کسی عورت، مسلم
دلا مسلمۃ ولا کافرۃ اصلیۃ و كذلك لایجوز نکاح کافرہ یا مرتدہ سے نکاح جائز نہیں اور یہی مرتدہ
نکاح المرتد مع احد کذا فی البسوط۔ عورت کا کسی بھی شخص سے نکاح جائز نہیں، جیسا کہ

بسوط میں ہے۔ (ت)

سے حلیۃ نیر الاستخفاف بالشریۃ کفر کتبہ نور بر ضرر فیصل آباد ۳۰/۱
سے فتاویٰ منیرہ الفہم السابغ الحومات بالشرک کتاب النہای نورانی بیروت و لاہور ۲۸۲/۱

اور اگر ایسے عقائد فرد نہیں رکھتا مگر اسے وہ باہر باہر تہذیب و روافض غلام اللہ تعالیٰ کے کہ وہ عقائد رکھتے ہیں انھیں امام جہاد پیشوا یا مسلمان ہی نہ سنا ہے تو بھی لکھتا ہے کہ خود کافر ہے کہ جس طرح ضروریات دین کا انکار کفر ہے یہی اُن کے منکر کو کافر بنانا بھی کفر ہے۔ وجہ امام گردی و درمختار و شفا ہے امام قاضی عیاض وغیرہ میں ہے: واللفظ للشفا مختصراً اجتمع العلماء ان موت شفا کے الفاظ انحصاراً یہ ہیں، علم کا اجماع ہے کہ شك في كفره وعذابه فقد كفر ہے جو اس کے کفر و عذاب میں شک کرے وہ کافر ہے۔

اور اگر اس سے بھی غالی ہے ایسے عقائد والوں کو اگر اس کے پیشوا یا ان ظالموں میں صاف صاف کافر ماننا ہے (الچند مذہبوں سے اس کی توقع بہت ہی ضعیف اور چھوٹا سا ہے کلمات پرشاد قوی ہے) تو اب تیسرا اور بکثرت لزوم رکھنے کا کہ اگر ان طوائف فساد کے عقائد باطلین بکثرت ہیں جن کا شافی وہ انی بیان فقیر کے رسالہ الکوکبة المشابهة فی کیفیات ابی الوہاب (۱۳۱۲ھ) میں ہے اور فقیر کا فی رسالہ مسل السیوف، الهندیة علی کیفیات یا بالنجدیة (۱۳۱۲ھ) میں مذکور، اور اگر کچھ نہ ہوں تو فقیر اگر کو شرک اور متکلمین کو مشرک کہنا ان حضرات کا مشہور و معروف عقیدہ ضلالت ہے یہی معاملت انبیاء و اولیاء و امرات و اعیان کے متعلق صدر یا باتوں میں ادنیٰ ادنیٰ بات منوع یا مکروہ بلکہ مبہات و مستحبات پر جاننا حکم شرک لگا دینا خاص اصل الاصول و بابت ہے جن سے اُن کے دفا تر مجھے پڑے ہیں، کیا یہ امر حقیقی و مستور ہیں، کہا ان کہ باتوں و باتوں رسالوں میں کچھ بھی کہہ سکتے ہو مگر یہی عالم و عامی اس سے آگاہ نہیں کہ وہ اپنے آپ کو مراد و مسلمانوں کو معاذ اللہ مشرک کہتے ہیں آج سے نہیں شرع سے ان کا خلاصہ عقائد یہی ہے کہ جو وہابی نہ ہو سب مشرک۔ رد المحتار میں اسی گروہ و باہر کے بیان میں ہے،

اعتقدوا انھم ہم المسلمون وان من خالف ان کا اعتقاد یہ ہے کہ وہی مسلمان ہیں اور جو عقیدہ اعتقادہم مشرکوں۔

فقیر نے رسالہ النہی الاکید عن الصلوة وراہی عدی المتقلد (۱۳۰۵ھ) میں واضح کیا کہ خاص مسئلہ تنکید میں ان کے مذہب پر گیارہ سو برس کے انہروں و علمائے دوا میں او ایسا نے عافین رضی اللہ تعالیٰ عنہم انھیں معاذ اللہ سب مشرکین قرار پاتے ہیں خصوصاً وہ مجاہدین انہر کرام و سادات اسلام و علمائے اعلام جو تھلہ قضی ریخت شدید تاکید فرماتے اور اس کے خلاف کو منکر و شنیع و باطل و فلیح

لے کتاب اشفا العزم الرابع الباب الاول وارسادات بیروت ۲۰۸/۲
درمختار کتاب الجہاد باب المرتد مجتہبی دہلی ۳۵۶/۱
لے رد المحتار باب البیغاة وارجحار التراث العربی بیروت ۳۱۱/۲

ساتھ رہے جیسے امام تہذیب الاسلام محمد عثمانی و امام بریلان الدین صاحب ہدایہ و امام احمد ابو بکر جو زجانی و امام ابن عباسی و امام ابن سحنائی و امام ابن اہل امام الحارثین و صاحبان خلاصہ و البیغاة و جامع الرموز و بحر الرائق و نہر الفائق و تنویر البصار و درمختار و فتاویٰ تہذیب و غزالیہ و جوامع اخلاقی و علیہ و مراہیر و حصنہ و جواہر و متاخرانہ و مجمع و کشف و عالمگیری و مولانا شیخ محقق عبدالحی محمدت دہلوی و جناب شیخ محمد العثمانی و غیرہ ہزاروں اکابر کے ایمان کا تو کہیں بتا ہی نہیں رہا اور مسلمان تو نہ سب مشرک بننے میں یہ حضرات مشرک گر ٹھہرتے ہیں و البیغاة باللہ بخیر و قدرتی، اور جبہ رائے کو کام لیتا ہے اعلام کا مذہب صحیح و معتد و حقیقی یہی ہے کہ جو کسی ایک مسلمان کو بھی کافر اعتقاد کرے خود کافر ہے۔ ذیلہ و وزارتہ و فصل لہما دی و فتاویٰ قاضی خان و جامع الفصولین و غزالیہ و المستقیم و جامع الرموز و شرح فقہایہ رجندی و شرح و بیایہ و نہر الفائق و درمختار و مجمع الانہر و احکام علی الدرر و حلقہ تہذیب و عالمگیری و رد المحتار و غیرہ اعمام کتب میں کسی کی تہذیب و بیایہ و جناب کتب کثیرہ میں اسے فرمایا، المختار للفتویٰ (فتویٰ کے لئے مختار) شرح تہذیب فرمایا، بدیع فتی کر اسی فتویٰ فرمایا جاتے ہیں، یہ افقا فصیحات اُس قول اطلاق کے مقابل ہیں کہ مسلمانوں کو کافر نہ کہنے والا مطلقاً کافر اگر بعض بطور دشنام کے مازاد اعتقاد۔ جامع الفصولین میں ہے،

قال الفقیر یا کافر قال الفقیرہ الاعمش البیلخی کفر القائل و قال غیرہ موت مشائخ بیلخی لایکفر، فالتقت ہذا السألة ببخاثری اذا جاب بعض ائمة بخاثری انہ کفر فرجیع الجواب انی بیلخی فمست افق بخلاف الفقیرہ الاعمش س جمع الی قوله و ینبغی ان لایکفر علی قول ابی الیث و بعض ائمة بخاثری و المختار للفتویٰ فی جنس ہذا المسائل ان قائل ہذا المقالامت لواء الشتم و لایعتقد کافر لایکفر و لیسو

لے جامع الفصولین فی مسائل کلمات کفر فی مسائل کلمات کفر
لے درمختار باب التعزیر باب التعزیر
اسلامی کتب خانہ دہلی ۳۱۱/۲
مطبع مجتہبی دہلی ۳۲۴/۱

اعتقاد کافر یا کفریہ اور باختصار۔

توفیقائے کرام کے قول طلق وکفر معنی بدوں کے رو سے بالاتفاق ان پر کفر ثابت ہے، اور یہی حکم ظاہر احادیث صحیحہ علیہ سے مستفاد صحیح بخاری و صحیح مسلم و غیرہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی حدیث سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ایما امرئ قال لاخیه کافر فقد باء بها احداً حقاً
خود پرے کی، اگر جیسے کہا وہ فی الحقیقت کافر ہے تو
نہرا دوسلمہ ان کا نہ کہا قال والا رجعت الیہ۔
خیر، ورنہ یہ کفر کا حکم اسی قابل پر پٹا آئے گا۔ (د۔)

یزید بن عیینہ و غیرہ میں حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث سے ہے:
لیس من دعا مسلماً یا کفر یا عدو قال عدو واللہ
یسا نہ ہو تو اس کا یہ قول ایسی پر پٹا آئے۔

طریقہ کہ ان حضرات کو ظاہر احادیث پر عمل کرنے کا بڑا دعویٰ ہے، تو ثابت ہوا کہ حدیث و فقہ دونوں کے حکم سے مسلمان کی تکفیر کرنے والے پر کفر لازم، نہ کہ ان کو بدوں اور داویلہ و طلاق کے معاذ اللہ تکفیر کا موجب کاغذ مذہب بھی رد الخمار سے متعلق ہوا کہ جو وہابی نہیں سب کو شرک مانتے ہیں اسی بنا پر علامہ رشیدی رحمہ اللہ تعالیٰ نے انھیں خارج میں داخل فرمایا اور جو کچھ درسی میں ارشاد ہے،

یجب انکفار الخواص جہنمی انکفار ہم جمیع
ہم مذہب کے سوا سب کو کافر کہتے ہیں۔

لاجرم الدر السنیۃ فی الرد علی الوہابیۃ میں فرمایا،
ہؤلاء الملاحدة المکفرة للمسلمین۔ یعنی یہ وہابی طغیہ دین کرمسلمانوں کی تکفیر کرتے ہیں۔

۱/۲	۳۱۱	جامع المفصلین	فی مسائل کلمات الکفر	اسلامی کتب خانہ کراچی
۲/۲	۹۰۱	صحیح البخاری	باب من کفر انما	قدیمی کتب خانہ کراچی
۱/۵۴	۵۴	صحیح مسلم	باب بیان حال ایمان من قال انہ یسلم یا کافر	۔۔۔۔۔
۲/۳۱۸	۳۱۸	فتاویٰ بازید علی ہاشمی قادیان	نور فی تفسیر سماجیہ کفارہ الخ	زرانی کتب خانہ پشاور
۳۸	۳۸	الدر السنیۃ فی الرد علی الوہابیۃ	المکتبۃ الحقیقۃ۔ استنبول ترکی	۔۔۔۔۔

پھر یہ بھی ان کے صحت ایک مسئلہ ترک تقلید کی رو سے ہے باقی مسائل متعلقہ انبیاء و اولیاء و غیرہ میں ان کے فرق کی اونچی آرائیں دیکھئے۔ فقیر نے رسالہ اكمال الکمال الطامۃ علی شریک سوی یا کامو والعامۃ میں کلام الہی کی سائنہ آیتوں اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تین توضیحات سے ثابت کیا ہے کہ ان کے مذہب نامذہب پر نہ صرف امت پر موقوف بلکہ انبیاء کرام و ملائکہ عظام و خود حضور پر نور سید الانام علیہم افضل الصلاۃ والسلام حتی کہ خود رب العزت و جل و علا تک کوئی بھی شرک سے محفوظ نہیں ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم، پھر ایسے مذہب ناپاک کے کفریات واضح ہونے میں کون مسلمان تامل کر سکتا ہے، پھر یہ عقاید باطلہ و مقالات زائفہ جب ان حضرات کے اصول مذہب میں تو کسی وہابی صاحب کا ان سے خالی ہونا کیونکر معقول، یہ ایسا ہو گا جس طرح کچھ روافض کو کہا جائے تیرا افضل سے پاک ہیں اور بالغرض تسلیم بھی کر لیں کہ کوئی وہابی صاحب کسی جگہ کسی مصلحت سے ان تمام عقائد مردودہ و اقوال مردودہ سے تھامی بھی کرے یا بغرض غلطی فی الواقع ان سے خالی ہوں تو یہ کیونکر متصور کہ ان کے اگلے پچھلے چوتھے بڑے مصنف توفیق و اعظم مکتب نجدی و دہلوی جتلی بھریالی و غیرہم جن کے کلام میں ان ابطال کی تصریحات ہیں یہ صاحب ان نسب کے کفر یا اقل درجہ لزوم کفر کا اقرار کریں کیا دنیا میں کوئی وہابی ایسا نکلتے گا کہ اپنے اگلے پچھلوں پر پیشہ اپنی ہم مذہبوں سب کے کفر و لزوم کفر کا مقرر ہو اور جتنے احکام باطلہ سے کہا گیا تو یہ تقریر الایمان و صراط المستقیم و تہذیب العینین و تعصبات بھوپالی و سورج گرجی و ہمالوی و غیرہم میں مسلمانوں پر کفر کر کے لگایا جو معاذ اللہ خدا و رسول و انبیاء و ملائکہ سب تک پہنچا ان سب کو کفر کہہ دے جس قدر ہرگز نہیں، بلکہ قطعاً انھیں اچھا جانتے امام و پیشوا و صلحائے علما مانتے اور ان کے کلمات و اقوال کو باطنی و مقبول سمجھتے اور ان پر رضا رکھتے ہیں اور خود کفریات کہنا یا کفریات پر راضی ہونا بڑا نہ جاننا ان کے لیے یعنی صحیح ان سب کا ایک ہی حکم ہے، اعلام بطریق الاسلام میں ہمارے علمائے اعلام سے ان امور کے بیان میں بربالاتفاق کفر میں نقل فرمایا:

من تلفظ بلفظ کفر یا کفر و کذا اکل من
جس نے کفر یہ کلمہ بولا اس کو کافر قرار دیا جائے گا؟
ضحک علیہ او استحسنتہ او مرضی بہ
یہ نہیں جس نے اس کلمہ کفر پر ہنسی کی یا اس کی تعین
کی اور اس پر راضی ہوا اس کو بھی کافر شمار
دیا جائیگا۔ (رت)

۱۔ اعلام بطریق الاسلام ملحق بسبل النجاة مطبع حقیقۃ۔ استنبول ترکی ص ۳۶۶

بحوالہ میں ہے :

من حسن کلامہ اہل الاہواء وقال معنوی
او کلامہ معنی صحیح ان کا ذلک کفر
من العاقل کفر البہن لہ

تو دنیا کے برے کوئی دہائی ایسا نہ ہوگا جس پر فقہائے کرام کے ارشادات سے کفر لازم نہ ہو اور نکاح کا
بوجہ عدم ہوا نہیں مگر ایک مسئلہ فقہی تو یہاں تک فقہاء ہی ہوگا کہ ان سے منہ کی امتیاز نہیں خواہ
مرد و بیوی ہو یا عورت و باہر اور مرد و بیوی۔ ان پر ضرور ہے کہ ہم اس باب میں قول متکلیف اختیار کرتے ہیں
اور ان میں جو کسی ضروری دین کا منکر نہیں نہ ضروری دین کے کسی منکر کو مسلمان کہتا ہے اُسے کافر نہیں
کہتے مگر یہ صرف ہائے اعتیاض ہے و بارہ تکلف حتی الامکان اعتیاض اسی میں ہے کہ سکوت کیجیے، مگر وہی
اعتیاض جو دین مانع تکلیف ہوئی تھی یہاں مانع نکاح ہو گیا کہ جب جمہور فقہائے کرام کے حکم سے ان پر
کفر لازم تو ان سے منہ کی امتیاز نہیں ہے کہ اس سے دُور ہیں اور مسلمانوں کو
باز رکھیں، لہذا انصاف کسی مستحق صحیح العقیدہ معتقد فقہائے کرام کا قلب سلیم گوارا کرے گا کہ اس کی کوئی
عزیزہ کیرا لہی بلا میں مبتلا ہوئے فقہائے کرام عمر بھر کا زمانا بتائیں، تکلیف سے سکوت زبان کے لیے اعتیاض
صحیح اور اس نکاح سے احتراز فرج کے واسطے اعتیاض ہے یہ کوئی شرع ہے کہ زبان کی اعتیاض کیے اور فرج
بارے میں بے اعتیاضی، انصاف کیجیے تو منظور حکم الی قدر سے منع ہوگا کہ نفس الامر میں کوئی دینی ان
خرافات سے خالی نہ ہوگا اور احکام فقہیہ میں واقعات ہی کا خیال نہ ہوتا ہے نہ احکامات فروعیہ کا،

بل صرحوا ان احکام الفقه تجری علی الغالب بلکہ انھوں نے تصریح کی ہے کہ نفسی احکام کا مدار غالب
من دون نظر الی التاخر۔

اور اگر اس سے تجاوز کر کے کوئی دینی ایسا فرض کیجے جو دینی ان تمام کمزریات سے خالی نہ ہو اور ان کے
قائمین جملہ واپس بالیقین ولا یحقین سب کو گمراہ و بد مذہب مانا جائے بلکہ بالفرض قائلان کفریات مانا اور لازم
الکفر ہی جانتا ہو اس کی وہابیت صرف اس قدر ہو کہ باعث غایت عقیدہ ضروری نہ جانے اور بے صلاحیت
اجتہاد پروری مجتہدین مجرور خود قرآن و حدیث سے اخذ احکام دینا مانے تو اس قدر شک نہیں کہ یہ فرضی
شخص بھی آئینہ کو قطعاً فاسدوا اہل الذکر ان کتم لا یقسمون (اگر نہیں جانتے تو اہل ذکر و علم) سے بچھڑتے۔

سے بحوالہ میں ہے : باب احکام المذہب ایچ ایم سید مہدی کاچی ۱۲۳/۵

سے القرآن ۴۳/۱۶

۱۔ اجماع قطعی تمام ائمہ سلف و خلف کا مخالف ہے یہ اگر بطور فقہاء لازم کفر سے منع بھی گیا تو ناری اجماع و یقین
غیر سبیل المؤمنین و گمراہ و بد دین ہونے میں کلام نہیں ہو سکتا جس طرح متکلیفین کے نزدیک دوئم پیشین کافر
بالبیقین کے سوا باقی جمیع اقسام کے وہابہ، اب اگر عورت مستحیہ یا لہذا نکاح کسی ایسے شخص سے کرے
اور اس کا دلی پیش از نکاح اس شخص کی بد مذہبی پر آگاہ ہو کر صرف اس سے نکاح کیے جانے کی رضامندی
ظاہر نہ کرے خواہ یوں کر اُسے اس کی بد مذہبی پر اطلاع ہی نہ ہو یا نکاح سے پہلے اس قصد کا خبر نہ ہوتی یا
بد مذہب جانا اور اس ارادہ پر عمل بھی ہو مگر سکوت کیا صاف رضا کا مظہر نہ ہو، یا عورت یا لہذا ہوا و دلی مزاج
اب وجہ کے سوا اب وجہ ایسے تو اس سے پہلے اپنی ولایت سے کوئی ترویج کسی غیر کفر سے کر چکے ہوں یا وقت
ترویج کے لئے ہی ہوں ان سب صورتوں میں یہی نکاح باطل و زنا ہے خالص ہوگا کہ بد مذہب کسی سنیہ بنت سنی کا
کنو نہیں ہو سکتا اور غیر کفر کے ساتھ ترویج میں یہی احکام مذکور ہیں، درمیان میں ہے،

الکفایۃ تعتب فی العرب والعجم حیثۃ اہل
تقویٰ فلیس فاسق کفر الصالحۃ۔ فقہ
فقہیں ہے،

البعثۃ فاسق من حدث الاعتقاد وهو اشد
من الفسق من حدث العمل

تویر الابصار و شرح علانی میں ہے،

لزم النکاح لغير کفو ان العز و با وجہ العرف
منہما سودا الاختیار و ان عرف لا یصح
النکاح اتفاقاً و کذا الوسکان و بحر و انت
العز و غیرہما لا یصح النکاح من غیر
کفو اصلاً

(بحر) اور نکاح و الدار و دادا نے نے کیا تو غیر کفو میں نکاح صحیح نہ ہوگا، (دت)،

سے درمیان باب الکفایۃ مطبع مجتہدانی دہلی ۱۹۵/۱
سے غنیۃ المستملی شرح نیزہ المصلی فصل فی الامارۃ سبیل الیڈی لاہور ص ۵۱
سے درمیان شرح تویر الابصار باب الرل مطبع مجتہدانی دہلی ۱۹۲/۱

انہی میں ہے :

لقد نكح حرة مكنته بلامرضى ولي وليفتى ف
غير المكنت بعد مجازنا واصلا وهو المختار
للفقوى لفساد الزمان فلا تحل مطلقه قلنا
نكحت غير كفؤ بلامرضى ولي بعد معرفته اياه
فيلحقه.

رد المحتار میں ہے :

لا يلزم التصریح بعد الرضا بل السکوت منه
لا یكون مرضی وقوله بلامرضی یصدق بنفی
الرضی بعد المعرفة وبعد مهاده بوجود الرضی
مع عدم المعرفة ففی هذه الصور الثلثة
لا تحل وانما تحل فی الصورة الرابعة وهي رضی
الولی بغیر الکفو مع علمه بانہ کذلک احر
ح اٹھ اکل مختص.

اختصاراً (د)

اس قدر مزید سے اس شہر کا ایک جواب حاصل ہوا جو یہاں بعض اذیان میں گزرتا ہے کہ جب اہل کتاب سے
مناکحت جائز ہے تو بہت میں ان سے بھی لگے گزے ، غیر مقلد مسلم ہے پھر نکاح مسلم و مسلمہ میں کیا توقف ، اہل کتاب
سے مناکحت کے کیا معنی ، آیا کہ زین مسلم کا کئی کا فہ کے ساتھ نکاح حاشیہ قدر قطعاً ، چنانچہ انہی علم اور
لاکڑنا سے برتر نہ ہے یا یہ کہ مسلمان مرد کا کتیر کا فہ کو اپنے نکاح میں لا نا ، اس کے جواز عدم جواز سے ہم
ان شاء اللہ تعالیٰ غرض قریب بحث کریں گے یہاں اسی قدر لکھنا ہی ہے کہ مسلمانہ ازہ میں عورت سنہ اور مرد وہابی کے
نکاح سے بحث ہے ، عورت کا مرد پر قیاس کرنا صحیح ، آخوند کیا فرق تھا جس کے لیے شرح مظہر نے کتابی سے
مسلم کا نکاح زمانا اور مسلم کا کتیر سے صحیح مانا ، اگر مسلمان مرد کسی کا فہ کو اپنے نکاح میں لائے تو کیا ضرر ہے

لے رد المحتار شرح تنویر البصار باب الولی مطبع مجتہدی دہلی ۱۹۱/۱
لے رد المحتار دار احیاء التراث العربی بیروت ۲۹۰/۱

کر ستر عورت بھی بد مذہب کے نکاح میں جاسکے ، عورت کے لیے نکاح سے مرد بالاجماع ملحوظ جس کی بنا پر اس
کا رد مستغرب نہ ہوئے اور مرد بالغ کے حق میں نکاح سے زن کا کچھ اعتبار نہیں کہ نہ نکاح نکاح و حسب غلط
مستغفر نہیں ہوتی ،

فی الدر المختار الکفاءة معتبرة من جانب الرجل و در مختار میں ہے کہ کفو مرد کی طرف سے معتبر ہے کیونکہ
لان الشریفة تاتی ان یکن فرائداً للذات و شریف عورت ، محترم مرد کی پوری بیٹے سے انکاری ہوتی ہے
لا تعتبر من جانبها لان الزوج مستغفر و اور عورت کی طرف سے مرد کیلئے ہم کفو ہونا معتبر نہیں ہے
خلا تعقیظہ دماء الفرائس ملخصاً کیونکہ عورت کا فہ کی پوری بنا لیتا ہے خواہ عورت اولی ہو یا

اس وجہ سے عورتیں باپا ، مختار (د)

وہابی تو بد مذہب گمراہ ہے اگر کوئی زن شریفہ کے رضائے صریح ولی پر وجہ نہ کر سکتی صحیح العقیدہ صالح
حاکم کے نکاح کیلئے یا ولی غیر آب و جد یا غیر صغیر و کسی ایسے سے سیاہ سے تو ناجائز و باطل ہو گیا یا نہیں ، ضرور
باطل ہے پھر یہ رشتہ صالح کیا ان سے بھی لگا کر داء اور نکاح مسلم و مسلمہ میں کیوں بطلان کا حکم ہوا ، ہذا اول نتیجہ
الی ما کنا فیہ (اس کو مستغفر کر دوا کیلئے پھر بیٹ کی طرف دینا چاہیے ، بیویوں بطلان نکاح پر وجہ عدم نکاح سے
کی تعلیم اور اگر ان کے سوا وہ عورت ہو جہاں عدم نکاح سے مانع صحت نہیں تو پہلے اتنا سمجھ لیجئے کہ عورت غویں
جواز دہنی پر مستعمل ، ایک ہی صحت اور عقیدہ میں ہی زیادہ متعارف ، یہ عقد جائز ہے یعنی صحیح شرعاً و ثبات
افادہ ملک متعہ یا ملک میں یا ملک منافع ہے اگر کتیر کا گناہ ہو جیسے بیع وقت اذان بعد ۔ دوسرے یعنی صلت
اور افعال میں ہی زیادہ مرد و زوج ، یہ کلام جائز ہے یعنی حلال ہے حرام نہیں ، گناہ نہیں ، مانع نہیں شریعہ نہیں ۔
بحوالہ کتاب الطہارة بیان میا میں ہے ،

المشاخعة تامة یطلقون الجواز بمعنی الحل
ومتارة بمعنی الصحة وهي لان مدة الاول
من غیر مکس والغالب اعادة الاول فی
الافعال والثانی فی العقود
اسی طرح علامہ سیاح مصری نے عاصیہ در میں نقل کیا اور مقرر رکھا ۔ در مختار میں ہے :

لے رد مختار باب الکفاءة مطبع مجتہدی دہلی ۱۹۳/۱
لے بحر الرائق کتاب الطہارة ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۶۶/۱

یجوز مفعول الحدث بعد ذکر الی (مذکور چیز کے ساتھ حدث کو غم کرنا یا نہ کرنا ہے الی۔ ت)

اس پر رد المحتار میں کہا،

یجوز ای یصح وان لم یحل فی نحو المماء
المغصوب وهو اولیٰ هنا من امادة الحبل
وان كان الغالب ارادة الاول فی العقود و
الثانی فی الافعال

ورمّا کتاب الاثر میں ہے،

صحیح بیم غیر الخیم ماموم معادۃ صحۃ
بیم الحشیشۃ والافیون قلت وقد سئل
ابن نجیم عن بیم الحشیشۃ هل یجوز
فکتب لا یجوز فیحمل علی ان مراده بعدم
الجواز عدم الحل

بالجملہ جواز کے یہ دونوں اطلاق شائع و ذائع ہیں اور ان کے سوا اور اطلاقات بھی ہیں جن کی تفصیل سے

عدم فقد یطلق بمعنى النفاذ كما قال فی كفاية
التبوی امره بیزج امراة فزوجها امرة
جاءت اعنفذا لان الكلام منه فی النفاذ
لا فی الجواز افاده السادة
الثلاثة المحشون ح ط ش

لے در مختار	کتاب الطهارة	مطبع مکتبائی دہلی	۳۵/۱
لے رد المحتار	"	دار اخیار التراث العربی بیروت	۱۲۳/۱
لے در مختار	کتاب الاثر	مطبع مکتبائی دہلی	۲۰/۴
لے " "	باب الخفاء	"	۱۹۵/۱
لے رد المحتار	"	دار اخیار التراث العربی بیروت	۳۲۵/۲

یہاں بحث نہیں، اب اس صورت خاص میں جواز یعنی نکاح کر دینے کو جو جائز ہے اور عمل نہیں

(بقیہ ماثیہ صفحہ ۱۲ شش)

وهو اخص من وجه من الصحة
والحل جميعا فقد بنفذا عقد ولا
يصح ولا يحل كالبيع عند
اذا ان الجمعة الى اجل
مجهول وقد يصح ويحل ولا
ينفذ كبيع فضولي مستجمعا شرائط
الصحة والحل قال في رد المحتار
فما هرة ان الموقوف من
قسم الصحيح وهو احد طريقين
للشأن وهو الحق الى وقد يطلق
بمعنى الزور قال في رد المحتار
القبض شرطا لزوم كما في الهبة

قال الشافعي قال في العناية هو مخالفت
له رواية العامة قال محمد لا يجوز
الهبته الا مقبوضا وهو في السعدية انه
عليه الصلوة والسلام قال لا تجوز
الهبة الا مقبوضة والقبض ليس
بشرط الجواز في الهبة فليكن هنا كذا لك
اه وحاصله ان يفسر هنا ايضا الجواز
(باقی بر صفحہ آئندہ)

لے رد المحتار	کتاب الميراث	دار اخیار التراث العربی بیروت	۳/۴
لے در مختار	کتاب الرهن	مطبع مکتبائی دہلی	۲۶۵/۴

اس فائدے کو تین بزرگوار محشی حضرات
یعنی طحاوی اور شافعی نے بیان کیا، اور یہی پہلے
دو محشی یعنی صحیح اور علل النکاح نے خالصتہً یہ کہ جو کسی عقد
صحیح اور حلال نہ ہونے کے باوجود نافذ ہوتا ہے
جیسے جو کہ اذان کے بعد بیع مجہول مدت کے اصرار
پر ہو، اور کسی عقد حلال اور صحیح ہو تا ہے لیکن نافذ نہیں
ہوتا، جیسا کہ فضولی کی وہ بیع جو حلال اور صحیح ہونے
کی شرط اطلاق کی جائے ہو۔ رد المحتار میں کہا کہ موقوف بیع
صحیح کی قسم ہے اور یہ شرائط کے استعمال کے دونوں فرق
میں ایک ہے اور یہی حق ہے الخ اور جواز یعنی لزوم کی
استعمال ہوتا ہے۔ رد مختار کے مسئلہ میں ہے
کہ قبضہ لزوم کے لیے شرط ہے جیسا کہ ہمیں ہوتا ہے
اھ، اس پر علامہ شافعی نے کہا کہ غرض میں کہا ہے کہ
یہ عام روایت کے خلاف ہے، امام محمد رحمہ اللہ نے
نے فرمایا کہ یہ قبضہ کے بغیر صحیح نہیں اھ اور سعید
میں ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ
ہر قبضہ کے بغیر جائز نہیں، جبکہ یہ کہ جواز کے لیے قبضہ
شرط نہیں، من سیکر ما ہی فی ذی ہذا مکانا اصل ہے کہ یہاں
مما لم یصح ہی امام محمد کے قول میں جواز کے بغیر لزوم کے ساتھ کی جائے
مذکورہ صحت کے ساتھ جیسا کہ فقہائے ہر مکتبہ کی اپنی اپنی روایت کا معنی ہی

وجہ انام کواری میں ہے ،

سمعت عن ائمة خواہم ہر ما نہ بتزوج من
المعتزلی ولا یزوج منهم کما یزوج من
الکشافی ولا یزوج منهم ولعلہ اخذ
التفصیل من کلامہ ابی حفص السفکروریؒ
ان نام نے ہر تفصیل امام ابو حفص سفکروری کے قول سے اخذ کی ۔

یہ دوسرا جواب ہے اس شبہ کا کہ مہتر میں کہاں سے بھی گئے گھر سے فقہ اقول وباللہ
التوفیق (پھر میں کہتا ہوں اور تو فریق اللہ تعالیٰ ہی سے ہے ۔ ت) اگر نظر تحقیق کو رغبت جولاں
دیجئے تو بد مذہب سے شیعہ کی تزویج ممنوع ہونے پر شرع مہلر سے دلایل کیڑہ قائم ہیں مثلاً ،
ولیل اول : قال عز وجل واما یسئدک اور اگر شیطان تجھے بھلا دے تو یاد آئے پڑھالوں
الشیطانی فلا تقعد بعد الذکری مع القوم کے پاس نہ بیٹھو ۔
الظالمینؑ

بد مذہب سے زیادہ ظالم کون ہے اور نکاح کی صحبت دائرہ کون سی صحبت ، جب ہر وقت
کاساتہ ہے ، اور وہ بد مذہب و فحش اس سے نا دیدنی دیکھنے کی ناشہیدنی سننے کی اور انکار پر قدرت
نہ ہوگی اور اپنے اختیار سے ایسی جگہ جانا حرام ہے جہاں منکر ہو اور انکار نہ ہو سکے ذکر عمر جبر کے لیے اپنے
یا اپنی قاصر و مقصورہ عاجز و مقہورہ کے واسطے اس نفس فحش و شیعہ کا سامان پیدا کرنا ۔
ولیل دوم : قال تبارک و تعالیٰ (اللہ تعالیٰ نے فرمایا) ،

ومن ائمتہ ان خلقکم من النسمک ازواجہ اللہ کی نشانیں سے ہے کہ اس نے تمہیں میں سے
لستکنوا الیہا وجعل بینکم مودة ورحمة تمہارے جوڑے بنائے کہ ان سے مل کر میں پاؤ
اور تحارب آپس میں دوستی و مہر رکھی ۔

اور حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ،

لے فتاویٰ دہلی علی ہاشم فتاویٰ ہندیہ کتاب النکاح فرمایا کتب نیاز پشاور ۱۱۲/۲
لے القرآن ۶۸/۶
لے القرآن ۲۱/۳۰

ان للزوج من المرأة لشعبۃ ماہی لشعبۃ
سواہن ماجۃ و الحاکم عن محمد بن عبد اللہ
بن جعش رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۔
آیت گواہ ہے کہ زن و شوہر وہ عظیم رشتہ ہے کہ خواہی خواہی باہم ایسے محبت و الفت و رافت پیدا
کرتا ہے ، اور حدیث شاہد ہے کہ عورت کے دل میں جو بات شوہر کی ہوتی ہے کسی کی نہیں ہوتی ، اور بد مذہب
کی محبت ہم قاتل ہے ۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے ،
ومن یتولہم متکفرا نہ منہم تم میں جو ان سے دوستی رکھے گا وہ ان میں سے ہے ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ،
المداہم من احبہ ۔ سواہ الائمة احمد و
المستتہ الاہل ماجہ عن انس و
الشیخان عن ابن مسعود و احمد و مسلم
عن جابر و ابو داؤد عن ابی ذر
و الترمذی عن صفوان بن
عسال و فی الباب عن علی و ابی ہریرۃ
و ابی موسیٰ و غیرہم رضی اللہ تعالیٰ
عنہم ۔

ولیل سوم : قال اللہ تعالیٰ (اللہ تعالیٰ نے فرمایا) ،

لاتلقوا باہدیکم الی التہلکۃ اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ پڑو اور بد مذہبی ہلاک
تحقیق ہے ۔

قال اللہ تعالیٰ (اللہ تعالیٰ نے فرمایا) ، ولا تتبعہم العبد فی ضلک (اور عواہش کے

لے المذکر کلمہ کتاب عمر و العاصم دار الفکر بیروت ۶۲/۲
سنن ابن ماجہ ابواب الخیر باب ما جاد فی البکام علی الہیت ابی ایوب سعید بن کراچی ص ۱۱۵
لے القرآن ۵/۵
لے سنن ابوداؤد کتاب الادب آفتاب عالم پریس لاہور ۲۳۳/۲
لے القرآن ۱۹۵/۲ لے القرآن ۲۶/۳۸

تجھے زہانہ کر تجھے لشکر کی راہ سے بہکا دے گی۔ (ت) اور محبت خصوصاً بدکار اثر پڑ جانا احادیث و تجارب مجرب سے ثابت۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں،

انما مثل المجلس الصالح وجلس السوء
لکامل السک وناقص الکبر فحامل السک
امان یحذیک واما ان یتنازع منه واما ان
تجد منه سربا طیبة وناقص الکبر امان
یحرق ثیابک واما ان تجد منه سربا
خیثیة۔ مروا الشیخان عن ابی موسیٰ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

دوسری حدیث میں فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم،
مثل مجلس السوء کمثل صاحب الکبر انا
اولیٰ صک من سواد اصابعک من دخانک
مروا ابو داؤد والنسائی عن انس رضی اللہ تعالیٰ
عنہ۔

تیسری حدیث صریح میں فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم،
ایکم وایہام لا یصلو لکم ولا یفتنونکم
مروا مسلم۔

چوتھی حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں،
اعتبروا بالصاحب بالصاحب۔ مروا ابن عدی

۱۔ صحیح بخاری باب المسک قديم کتب خانہ کراچی ۸۳۰/۲
۲۔ سنن ابوداؤد باب من یمرن بمجالس آفتاب عالم پریس لاہور ۳۰۸/۲
۳۔ صحیح مسلم باب النبی عن الروایة عن الغنقاوی قديم کتب خانہ کراچی ۱/۱
۴۔ کنز العمال بخوارزمی ابن مسعود حدیث ۳۰۳۳۳ مکتبۃ التراث الاسلامی حلب ۸۹/۱۱

عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ حسن
لشواہدہ۔

پانچویں حدیث میں ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں،
ایاک وقرین السوء فانک به تعیث۔ مروا
ابن عساکر عن انس بن مالک رضی اللہ
تعالیٰ عنہ۔

مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم فرماتے ہیں،
ما شئ اولیٰ علی العشی ولا الدخان علی النار
من الصاحب علی الصاحب۔ ذکرہ التیسیہ

پورا اس کو تیسیر میں ذکر کیا گیا۔ (ت)
عقلار کہتے ہیں گوش زدہ اثر سے وارد مذکر غیر بحر کان بھرے جانا۔ پھر اس کے ساتھ دو کسر امویہ، شمر پر
یاس پر صام ہونا۔ تجربین کہتے ہیں، الناس علی دین ملوکھم (لوگ اپنے حکمرانوں کے دین پر رہتے ہیں۔ ت)
تیسرا امویہ، عورت میں مادہ قبول و انفعال کی کثرت، وہ بہت نرم دل ہیں جلد اثر پذیر ہیں یہاں تک
کہ اہل تجربہ میں ہم کی ناک مشہور ہیں، خود رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں، ما یدنک
یا النجسة بالقوس (اے انجستہ! آگینوں کو بجا کر کھٹکتا ہے) جو چھٹا امویہ، ان کا نقصات العقل
والدین ہونا، یہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صحیح حدیث میں فرمایا کما فی الصحیحین
(جیسا کہ صحیحین میں ہے۔ ت) پانچواں امویہ، شمر پر کجبت، جس کا بیان آیت وحدیث سے گزرا
اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں،

حبک الشی یعیس ویصم۔ مروا احمد و البخاری
۱۔ کنز العمال بخوارزمی عساکر حدیث ۲۳۸۴۴ مکتبۃ التراث الاسلامی حلب ۲۳۰/۹
۲۔ التیسیر شرح الجامع الصغیر حدیث ماقبل کے تحت مکتبۃ امام شافعی الریاض السعودیہ ۲۰۲/۱
۳۔ المعاد الحسنہ شرح الترمذ حدیث ۱۳۳۹۱ دارالکتب العلمیہ بیروت ص ۴۱۱
۴۔ صحیح بخاری باب المعانیض مندو عن الکلب الی قديم کتب خانہ کراچی ۱۱۲/۲
۵۔ سنن ابوداؤد کتاب الادب باب فی الاموی آفتاب عالم پریس لاہور ۳۳۳/۲

فی السیخ و ابوداؤد عن ابی الدرداء و
ابن عساکر بسند حسن عن عبد اللہ بن
انیس و الخوافی فی الاعتقاد عن ابی برة
الاسلمی رحمہ اللہ تعالیٰ عنہم۔

اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

الرحل علی دین خلیلہ فلینظر احدکم من
یخاللہ سواہ ابوداؤد والترمذی عن
ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بسند حسن۔

آدمی اپنے محبوب کے دین پر جو تاسے تو یہ کبھی ہمالہ
کسی سے دوستی کر (اسے) ابوداؤد و ترمذی
نے سند حسن کے ساتھ تفہرت ابورہرہ رضی اللہ

تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔

مسلمانو! اللہ عز و جل عافیت بخشے دل ملتے خیال بدلے لیا کچھ دُر مٹھی ہے قلب کو قلب کہتے ہی اس لیے ہیں کہ وہ مُنقلب ہوتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

مثل القاب مثل الریثة تعقبها الریاح
بفلاحة۔ سواہ ابن ماجہ عن ابی موسیٰ
الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

ولی کی حالت اُس پر کی گرام ہے کہ میلان میں پڑا ہو
لہذا روایتیں اسے پٹے دے رہی ہیں۔ (اسی کو
ابن ماجہ نے اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

روایت کیا ہے۔ (ت)

دکھو کہ قرآن کا سامنہ و ناکہ دل اور اس پر ہیبت و سہمات متصل تھی واسطہ ایک کھجی کا اور اس کے ساتھ مردہ
محبت کا غضب جڑ بختوں و اعلیٰ کا یہ ترس و خوف اور مانع کھل دین تھے ان میں نقصان و قصور تو اس
تزوکی میں قطعاً نقصان و عورت کے گمراہی و تبدیل مذہب کا مظنہ قرعہ ہے اور یہ خود اپنے ہاتھوں ہلاکت میں پڑنا ہے
کہ کون کھلی قرآن ممنوع و ناجائز ہے شرنا مطہر جس چیز کو حرام فرماتی ہے اس کے مقدمہ و اعلیٰ کو بھی حرام
بتاتی ہے مقدمۃ الحرام حرام (حرام کا پیش خیمہ حرام ہوتا ہے۔ ت۔) مقدمہ سلسلہ ہے،
قال اللہ تعالیٰ (اللہ تعالیٰ نے فرمایا):

ولا تقربوا الزنى انه كان فاحشة و زنا کے پاس نہ جاؤ بیشک وہ بے حیائی ہے اور

لے سنن ابو داؤد کتاب الادب باب من یؤثران یجالس آفتاب عالم پریس لاہور ۲/۳۰۸

۴۲ سنن ابن ماجہ باب فی القدر ایچ ایم سعید پبلیشرز کراچی ص ۱۰

ماءِ ضعیلا۔

بہت بُری راہ ۔

جس طرح نماز حرام ہوانا کے پاس جاننا بھی حرام ہو اور یہ خیال کہ ممکن ہے اگر نہ ہو عرض نافعی اور عقل و فہم و دھن سے یہ گمانی ہے داعی کے لیے منقضی بالعدم ہونا ضروری نہیں اگر خیر ہو وگرنہ دوسرے و نظریہ داعی و علمی داعی ہی ہونے کے باعث حرام ہونے کے محذور گزشتہ سترم و منقضی و دائم نہیں۔

وسیل چہارم : قال المولى تبارك وتعالى (مولى تبارك وتعالى نے فرمایا) :

الرجال قوامون علی النساء بما فضل الله بعضهم علی بعض

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

عزت پر سب سے بڑا کوئی اُس کے شوہر کا ہے
 (اسے عالم نے روایت کیا ام المومنین حضرت
 عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اس کی
 عظیم الناس حفاظ علی المرأة من وجهها۔
 رواہ الحاکم وصححه عن ام المومنین
 صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں،

کوکت امرا احد ان یسجد لاحد لا مرست
 النساء ان یسجدن لانی و اجین لما جعل
 الله لهم علیہن من الحق ولو کانت من
 ندمه الی مفرق من اسه حرقة تجب بالقیہ
 الصدید ثم اسبقته فاحسته ما اذت
 مقصہ من سواہ ابوداؤد و الحاکم بسند صحیح
 ابن قیس بن سعد بن عبادة و احمد
 ابن حنبل و ابی نعیم و ابی یوسف و ابی داؤد
 ابن ماجہ و ابی حنبلہ و ابی یوسف و ابی داؤد
 ابن ماجہ و ابی حنبلہ و ابی یوسف و ابی داؤد
 ابن ماجہ و ابی حنبلہ و ابی یوسف و ابی داؤد

طه القرآن ۳۳/۴

٣٢/١٤

١٥٠/٢ دار الفكر بيروت كتاب البر والصلوة

باب في حق الزوج على المرأة

۱۸۶/۲

1897/8

والتزمی عن الحسن بن مالك وفصل السجود
احمد وابن ماجه وابن حبان عن عبد الله
بن ابی اوفی والترمذی وابن ماجه عن
ابی هريرة واحمد عن معاذ بن جبل و
الحاکم عن بريدة الاسلمی رضی اللہ تعالیٰ
عنہم اجمعین۔
الغرض شوہر عورت کے لیے سخت واجب التعظیم ہے اور بد مذہب کی تعظیم حرام۔ متعدد حدیثوں
میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں،
من وقر صاحب بدعة فقد اعلن على علم
الاسلام۔ مروا ابن عدی وابن عساکر عن
أحمد المومنین الصديق والحسن بن
سفيان في مسندة وابو نعیم في الحلیة
عن معاذ بن جبل والسجزي في الأمانة
عن ابن عمر وكاين عدی عن ابن عباس
و الطبرانی في الكبير وابو نعیم في الحلیة
عن عبد الله بن يسى والبيهقي في شعب
الإيمان عن إبراهيم بن ميسرة التابعي المكي
الثقة مرسلا فالصواب ان الحديث
حسن بطريقه۔
علائے کرام تعریف فرماتے ہیں کہ محدث تو محدث فاسق بھی شرعاً واجب الایمان ہے اور اُس کی
تعظیم ناجائز۔ علامہ حسن شرنبلالی مرآتی الفلاح میں فرماتے ہیں،
الفاسق العالو تعجب اہانتہ شرعاً۔ فاسق عالم کی شرعاً توہین ضروری ہے اس لئے
فلا یعظم۔
اس کی تعظیم نہ کی جائے۔ (دست)

شعب الایمان حدیث نمبر ۹۴۶ دار الکتب العلمیہ بیروت ۶۱/۷
شعب مرآتی الفلاح فصل فی بیان الاحق بالامامة نور محمد کاغذ تجارت شب کراچی ص ۱۶۵

امام علامہ فرقا الدین زکریا بن محمد الحنفی، پھر علامہ سید ابو الحسن و ازہری رحمۃ اللہ علیہ، پھر علامہ سید احمد عمری
عاشقہ در مختار میں فرماتے ہیں،
قد وجب علیہم اہانتہ وشرعاً علیہ
علامہ سید احمد فرقا الدین زکریا زانی معاصد وشرع معاصد میں فرماتے ہیں،
حکم البتدع البغض والعداۃ والاعراض عندہ بد مذہب کے لیے حکم شرعی یہ ہے کہ اس سے بغض و
عداوت رکھیں، رد و کفرائی کریں، اس کی تہلیل و تحقیر
والاھانت والظن واللعن کیے
بجھالائیں، اس سے ظن کے ساتھ پیش آئیں۔
لا جرم ثابت ہو کہ بد مذہب کو مستند کا شوہر بنانا گناہ و ناجائز ہے۔
دلیل و حکم و قال العلوی الاعلیٰ جبل وعلی (اللہ بلندہ اعلیٰ نے فرمایا)، والفقہ سید ہالیدی البانی
ان دونوں نے فرمایا کہ سید دوسرا نہیں ہو کر پایا دروازہ کے پاس۔ رد المحتار باب الکفارة میں ہے،
الکفار سارق للسرقة والفرار ورجع مالک شکار سے عورت کو نیز ہر جاتی ہے اور شوہر مالک۔ اور رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں،
لا تقولوا للحنافق یا سید فانه ان یکن سیداً
فقد اسخطکم ما یکم عن وجہ شیروا لاجل اجدادہ و
الفساق یسند صحیحہ عن بريدة بن الحصیب
رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔
منا فی مکہ "اسے سروار" کہہ کر نہ بھارو کہ اگر وہ تمہارا
سروار ہو تو رشک تم نے اپنے رب عزوجل کو کرنا افس
کیا۔ (اس کو اپنا رد و کفرائی کرنے والے صحیح سند کے
ساتھ بريدة بن الحصیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے۔ ت)
حاکم نے صحیح مستدرک میں با فادہ قیصر اور بیہقی نے شعب الایمان میں ان غفلوں سے روایت کی کہ
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا،

لے طحاوی علی الدر المختار باب الامامة دار المعرفہ بیروت ۲۴۲/۱
لے شرح مقاصد المثلث امن حکم المؤمن دار المعارف انوار لاہور ۲۰۰/۲
لے القرآن الحکیم ۲۵/۱۲
لے رد المحتار باب الکفارة دار احیاء التراث العربی بیروت ۳۱۶/۲
لے سنن ابی داؤد کتاب الادب آفتاب عالم پریس لاہور ۲۲۲/۲

اذا قال الرجل للمنافق يا سيد فقد اعطيت
ما به له
جو شخص کسی منافق کو سردار کہہ کر پکارے وہ اپنے
رب عزوجل کے غضب میں پڑے۔

امام حافظ الحدیث علامہ علی بن ابی الدین منذری نے کتاب الترغیب والترہیب میں ایک باب وضع کیا
الترہیب من قوله لفاستق او مبتدع یا سیدی
یعنی ان محدثوں کا بیان جن میں کسی فاسق یا بد مذہب کو
اونحوہا من الکلمات الدالة على التعظيم
"اے میرے سردار" یا کوئی کلمہ تعظیم کے سے ڈرانا۔

اور اس باب میں یہی حدیث انھیں روایات ابی داؤد و ترمذی سے ذکر فرمائی۔ جب موت زبان سے اے میرے
سردار کہو دینا باعث غضب و عتاب ہے اور حقیقتہً سردار و مالک بنائینا کسی قدر سخت و عجب غضب و عتاب
والعناد یا بد مذہب یا بدعتی۔

ولعل شتم و یا ایھا الناس ضرب مثل
فاستمعوا لله و للہ لا یخفی من الحق
اے لوگو! ایک مثل کہی گئی اُسے لان دھا کو
سنو۔ بیشک اللہ عزوجل حق بات فرماتے ہیں
نہیں مڑتا۔

ایجاب احد کہ ان نکلون کلمہ فرائض کلاب
فکھتہو فیہ
کیا تم میں کسی کو پسند آئے کہ اس کی بیٹی یا بہن
کسی کے گے بچے بچے تم اسے بہت برا مانو گے۔

رب جل و علی نے غیبت کو حرام کرنا اسی طرز تبلیغ سے ادا فرمایا
ایجاب احد کہ ان یاکل لحم اخیه میستا
فکھتہو فیہ
کیا تم میں سے کوئی پسند رکھتا ہے کہ اپنے مرے
بھائی کا گوشت کھائے، قرینہ میں پڑا لگا۔

لے مستدرک للحکم	کتاب الرقاق	دار الفکر بیروت	۳/۲۱
شعب الایمان	حدیث ۴۸۸۴	دار الکتب العلمیہ بیروت	۴/۲۳
لے الترغیب والترہیب	ترجمہ من قول لفاستق او مبتدع یا سیدی	مستطاب البانی مصر	۴/۵۹۶
لے القرآن الکریم	۴۳/۲۲		
لے القرآن الکریم	۵۳/۲۳		

لے سنن ابن ماجہ	ابواب النکاح	ایک ایم سعید کی کراچی	ص ۱۳۹
مسند احمد بن حنبل	مروی از مسند عبد اللہ رضی اللہ عنہ	دار الفکر بیروت	۱/۸۶
لے القرآن الکریم	۱۲/۲۹		

مسند سیدہ ادرستہ ہونے پر گزشتہ لیس لفظوں کے مسئلہ سوء القصاصات فرائض جنت و کالت
کالت فرائض کلاب ہمارے لیے بری شکل نہیں جو صورت کسی بد مذہب کی جو وہ ایسی ہی ہے جیسے کسی گتے
کے قصوف میں آئی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کوئی چیز دے کر پھیلنے کا ناجائز ہونا اسی وجہ سے
سے بیان فرمایا،

العائد فی ہبۃ کلاب یعود فی قیلۃ لیس لنا
مئل السوء
اپنی دی ہوئی چیز پھرنے والا ایسا ہے جیسے گتا
نے کر کے اُسے پھر کھا لیتا ہے، ہمارے لیے
مثل السوء ہے۔

اب اتنا معلوم کرنا کہ بد مذہب گتا ہے یا نہیں؟ ہاں ضرور ہے بلکہ گتے سے بھی بدتر و ناپاک تر
گتا فاسق نہیں اور یہ اصل دین و مذہب میں فاسق ہے، گتے پر عذاب نہیں اور یہ عذاب شدید کا مستحق ہے
میری ذمہ داری سیدہ الرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث مانو، ابو حازم خزاعی اپنے جزیرہ حدیث میں حضرت
ابو امامہ بن بکری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:
اصحاب البدع کلاباھل النار ہے۔ بد مذہبی والے جہنم کے گتے ہیں۔

امام دارقطنی کی روایت یوں ہے:
حدثنا القاضی الحسین بن اسمعیل نا محمد
بن عبد اللہ العنبری نا اسمعیل بن ابی
نا حفص بن غیاث عن الاعمش عن ابی
غالب عن ابی امامۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم اھل البدع کلاب اھل النار۔
(قاضی حسین بن اسمعیل نے محمد بن عبد اللہ مخزومی سے)
انھوں نے اسمعیل بن ابان سے انھوں نے حفص
بن غیاث سے انھوں نے اعمش سے انھوں نے
ابو غالب سے انھوں نے ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہ سے حدیث بیان کی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے فرمایا) بد مذہب لوگ دوزخ میں
گتے ہیں۔

لے مسند احمد بن حنبل	مروی از مسند عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ	دار الفکر بیروت	۱/۲۱۶
لے فیض القدر بشرح جامع الصغیر	حدیث ۱۰۸۰	دار المعرفۃ بیروت	۱/۵۲۸
کنز العمال بحوالہ ابی حاتم الخزاز	۱۰۹۴	موسست الرسالہ بیروت	۱/۲۱۶
لے کنز العمال بحوالہ قطبی الافراد عن ابی امامہ	۱۱۲۵	"	۱/۲۲۳

ابن حجر عسقلانی نے اس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:
 اهل البدع عثر الخلق و الخليفة عليه
 بدعتہ سب لوگ سب آدمیوں بدتر اور سب جانوروں
 سے بدتر ہیں۔

علامہ مناوی نے تفسیر میں فرمایا:

الخلق الناس و الخليفة البياض
 خلق سے مراد لوگ اور خلیفہ سے مراد حاکم ہیں۔
 لاجرم حدیث میں ان کی مناکحت سے منع فرمائی۔ عقیل و ابن حبان حضرت انس بن مالک رضی اللہ
 تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

لا تبخلوا لهم ، ولا تشربوهم ، ولا تأكلوهم
 بدعتہ ہوں کے پاس نہ بیٹھو، ان کے ساتھ پانی
 نہ پیو، نہ کھانا کھاؤ، ان سے شادی نہ کرو۔
 ولا تشربوهم
 دلیل مقیم: کتاب سے نکاح کا ہر آدمی عدم صحت کتابت میں ہے جو مبین الاسلام ہو کر
 دارالاسلام میں مسلمانوں کے زیر حکومت رہتی ہو وہ بھی خالی از کراہت نہیں بلکہ بے ضرورت مکروہ ہے۔
 فتح القدیر وغیرہ میں فرمایا،

الاولی ان لا يفعل ولا يأكل ذبیحتهم
 بہتر یہ ہے کہ بلا ضرورت ان سے نکاح نہ کرے
 اور نہ ذبح کھائے۔ (ت)

مگر کتابت بہتر یہ ہے نکاح یعنی مذکورہ جائز نہیں بلکہ عند تحقیق منہج و گناہ ہے، علمائے فہام و جہر مخالفت
 اندیشہ فقہ قارذیتے ہیں کہ ممکن کہ اس سے ایسا عقوبت پیدا ہو جس کے باعث آدمی دارالحرب میں
 وطن کو لے کر نہ چلے اور اندیشہ ہے کہ کفار کی عادی میں سکھنے کا احتمال ہے کہ عورت کی حالت عمل قید کی جائے تو بختہ
 غلام بنے محیط میں ہے،

یکہ تزوج الکتابیة الحریبة لان الافساد
 حرم کتابت بہتر یہ عورت سے نکاح مکروہ ہے کہ کفار کا
 لایا من ان یتکون بینہما ولد فیشتا علی طایفہ
 اس بات سے گھبرائیں کہ اس طرح پیدا ہو تو وہ اہل حرب
 اهل الحرب ویتخلق باخلا قہم فلا
 میں پرورش پائے گا اور نکاح طریقت کے گاہچہ ملاں کی بچے
 لے ملے الاولی تزوج المسموع و موصی
 دارالکتب العربی بیروت ۹۱/۸
 التیسرے شرح الجامع البصیر تحت حدیث ما قبل مکتبہ امام شافعی الریاض سعودیہ ۳۸۳/۱
 سہ الضعفاء الکبیر للعقیل حدیث ۱۵۳ دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۲۶/۱
 فتح القدیر فصل فی بیان المحرمات قریب رضویہ سکر ۱۳۵/۳

یتطبع المسلم قلعه من تلك العادات
 فتح القدر العین میں علامہ سید احمد رحوی سے ہے،
 ان کی عادات چھڑنے پر قادر نہ ہوگا۔ (ت)

عم مالکانت حریبة ولكن مکروہ بالاجماع
 ہرگز نکاح کا مکمل کتابت بہتر یہ کبھی شامل ہے لیکن یہ
 لانہ سے مہایختار البقاع فی دار الحرب ولانہ
 محروہ ہے بالاجماع، کیونکہ ہو سکتا ہے کہ بیوی کی
 فیہ لغرض ولانہ للفرق فیما تجل و تسبیح
 دیگر دار الحرب میں قیام پسند نہ کرے، اور اس لیے
 معہ فیصد ولانہ سے قیقا وان کانت مسلما
 بھی کہ اس میں بچے کو غلامی میں مبتلا کرنے کی سبیل
 و سبایہ خلق الولد باخلاق الکفار
 ہو سکتی ہے کہ اس کی وہ حاملہ بیوی مسلمانوں کے ہاتھ
 قید ہو جائے تو کبھی بھی ماں کی وجہ سے قیدی ہو کر غلام بن جائے اگرچہ وہ مسلمان ہے نیز وہ بچہ دارالحرب میں
 کفار کی عادات کو اپنا سکتا ہے۔ (ت)
 محقق علی الاطلاق نے فتح القدر میں بعد عبارت مذکورہ فرمایا:

ونکرة الکتابیة الحریبة اجماعا لانفسا حباب
 حرم کتابت بہتر یہ بالاجماع مکروہ ہے کیونکہ اس سے فتنے
 الفتنہ من امکان التعلق المستی علی المقام
 کا دروازہ کھلنے کا اندیشہ ہے وہ یہ کہ بیوی سے تعلق
 جہا فی دار الحرب و تقرین الولد علی
 مسلمان مرد کو دارالحرب میں رہنے پر آمادہ کر سکتا ہے
 المتخلق باخلاق اهل الکفر و علی السرق
 اور بچے کو کفار کی عادات کا عادی بنانے کا راستہ ہے
 بان تسبی وھی جلی فیولد س قیقا و انت
 نیز بچے کی غلامی کے لیے راستہ ہرادر کرنے کی
 کان مسلما
 خوشش ہے کیونکہ ہو سکتا ہے وہ بیوی حاملہ ہو کر
 مسلمانوں کے ہاتھوں گرفتار ہو جائے تو بچہ بھی ماں کی وجہ سے غلام بنے اگرچہ وہ مسلمان ہوگا۔ (ت)
 رد المحتار میں ہے،

قوله والاولی ان لا يفعل یغید کراہة
 اس کے قول کہ "بہتر یہ نہ کرے" سے یہ فائدہ ملتا
 التنزیہ فی غیر الحریبة وما بعدہ یغید
 ہے کہ کتابت بہتر یہ عورت سے نکاح مکروہ ہے کہ کفار کا
 کراہة التحرم فی الحریبة لک
 مابعد میں حرم کتابت بہتر یہ مکروہ تحریمی لکھا گیا ہے (ت)
 لے بحر الرائق بحوالہ محیط فصل فی المحرمات ایچ ایم سعید پبلی کراچی ۱۰۳/۲
 لے فتح المعین " " " " ۲۰/۲
 لے فتح القدیر " " " " قریب رضویہ سکر ۱۳۵/۲
 لے رد المحتار " " " " والا حصار التراث العربی بیروت ۲۸۹/۲

اہل انصاف و اعتدال کو کہہ کر اپنے انکار کا بدلہ دے گا اور اولا کے لیے پیدا کئے وہ اندھ ہیں یا یہ جو یہاں حضرت اولا کے لیے ہیں، وہ آپس میں معاملہ ہے یہاں حضرت کا، وہ عالم ہوتا ہے یہ مجھ پر، وہ متعلق ہوتا ہے یہ مسئلہ، وہ مؤثر ہوتا ہے یہ متاثر، وہ متعلق دونوں میں کا مل ہوتا ہے یہ ناقص، وہ اگر دارا لرب میں تو مل رہا ہوگا تو محمد کا ہوا دین نہ گیا یہ اگر اس کی صحبت میں جہنم نہ ہوگی تو دین ہی نصرت ہوگا۔ بچو کھڑے ہو اپنے باپ کی تربیت میں رہتا ہے وہاں باپ سلم ہے یہاں بد مذہب، وہاں کافروں کی عادتیں ہی سمجھنے کا احتمال ہے یہاں خود مذہب کے بدل جانے کا قوی مظنہ، وہاں اگر غلام بنا تو ایک دوسری ذلت ہے آخرت میں ہزاروں غلام کروڑوں کا دلو سے اعدا و اعلیٰ ہو گئے یہاں اگر انسانی و دینی ذلت و ذی نقصیت ہے، وہاں غلامی ایک احتمال ہی کا احتمال صحیح اور یہاں یہ بد مذہبوں کی، تو وہاں وہ اندیشہ اگر کہ بہت تیز میر لگے یہاں یہ نظروں کا بہت تحریر تک پہنچ جاتے۔ ہم اور اگر اس کو پہلے ہیں کہ شرعاً جو چیز حرام ہے اس کے مقدمات و دوا بھی حرام ہوتے ہیں اور جب کہ وہاں ان کے سبب کہ بہت قوی ہو جائیں تو یہاں ان کے باعث کھلی توجہ رکھی ہے۔ یہ تیسرا جواب ہے جس میں کفار سے بھی کفر ہے ان سے بھی گئے گزرتے، ہم بد مذہبوں کی طرح ہیں اگرچہ وہ بد مذہب نہ جس کی بدعت حد کفر نہ پہنچی آخرت میں کفار سے جھکا رہے گا ان کا مذہب ابدی ہے اور اس کا منقطع اور بعد موت و نبوی احکام میں بھی خفست ہوگی مگر اس کے بجائے جی اس کے ساتھ نہ تو کافر ذمی کے رہتا ہے اشد ہے اور اس کی وجہ ہر ذی عقل پر ہونے کا قوی سے ہر گز وہ اندیشہ نہیں جو اس دشمن دین مدعی اسلام و خیر خدای مسلمان سے ہے وہ کلمہ دشمن ہے اور یہ مارا کستین، اس کی بات کسی جاہل سے جاہل کے دل پر نہ جرنے کی گرسب جانتے ہیں یہ مرد و کافر بہت خدا و رسول کا صریح منکر ہے اور یہ سب قرآن و حدیث ہی کے جیسے سے ہلکے کا قہر و ماسرہ و انظر فی العیاد باللہ رب العالمین۔ اتم جو اس اسلام کو محمد خرمز علیہ السلام سے لے کر اہل انصاف و اعتدال میں فرماتے ہیں،

ان كانت البعۃ یحییٰ یوسفھا فامرہ اشد من الذم لانہ لا یقر بجزئیہ ولا یصح بعقد ذمہ و ان کان ممالا یتفویہ فامرہ بینہ و بین اللہ اخف من امر الکافر لامحالة و لکن الامور فی الانکار علیہ اشد منه علی الکافر لان شر الکافر غیر متعد

فان المسلمین اعتقدوا کفرہ فلا یتفقون علی قولہ اذ لا بد علی الاسلام و اعتقاد الحق اما البیتع الذی یدعو الی البدعۃ و یزعم ان صاید عوالیہ حق فہو سبب لغو البیت الخلق فشرہ معتد فلا مستجاب فی اظہار بغضہ و معاداتہ والا فقطاع عنہ و تحقیقہ و التشنیع علیہ بدعۃ و تشفیہ الناس عنہ اشد علیہ اس کا ذکر نا اور لوگوں کو اس سے تشفی کرنا زیادہ باعث اجر و ثواب ہے۔ (دست)

یہ چوتھا جواب ہے اُس شبہ کا کہ الحمد للہ آفتاب حق ہے عجب عجب متعلق ہوا اور دلیل و افسوسہ سے مدد دہائی بلکہ ہر بد مذہب کے ساتھ شہید کی ترویج کا باطل یعنی با اقل درجہ منکر و گناہ ہونا ظاہر ہو گیا، ہاں ہمارے بعض بھائیوں کا بعض متغنی و بائیس کے قریب سے دھوکا پر کر غدار باقی ہے کہ یہ احکام تو ان کے لیے ہیں جو بد مذہب مسلمانیت سے خارج ہیں اور وہاں ایسے نہیں نکلاؤ، نکلاؤ وہاں تو سستی ہیں، اس کا جواب اسی قدر بس ہے کہ عزیز بھائیو! دین حق کے خلاف تو! دیکھو یہ دام درمیرہ میں دھوکے میں نہ آؤ، بھلا وہاں صاحب جو چاہیں مکس وہاں نہ خوف خدا نہ خلق کی حیا، مگر پیارے مسلمان! تم نے یہ کیونکر باور کیا کہ بعض وہاں مسلمانیت ہیں۔ محض یہ زور کیا یہ اس کے سے کچھ زیادہ عجیب تر ہے کہ نکلاؤ رات دن ہے یا نکلے نصرائی مومن ہے۔ جب سنت، وہاں بہت سے صاف بیان ہے تو ان کا اجتماع کیونکر ممکن ہے۔ ہاں یوں کہے تو ایک بات تھی کہ نکلاؤ نکلاؤ لوگ جو وہاں نکلتے ہیں وہ وہاں نہیں مسلمان ہیں۔ بہت اچھا، چشم مارو مشن ولی ماشاؤ، خدا ایسا ہی کرے، اگر واقع اس کے مطابق ہے تو ہمارا کیا کفر، اور اس وقت سے یہ اس سے کیا اثر، قریبی میں تردید و شک کی تعیین مذمتی، سائل نے وہاں کی نسبت سوال کیا عجیب نے وہاں کے باب میں جواب دیا نکلاؤ اگر وہاں نہیں سستی ہے اس سوال و جواب دونوں سے بری ہے، قریبی کی صحبت میں کیا شک پروری ہے۔ پھر عزیز بھائیو! یہ تیز کی جواب اس کے تسلیم اور عا پر مبنی ہے، ابھی امتحان کا مرحلہ باقی و دیدنی ہے، زبان سے کہ دینا کہ ہم وہاں نہیں گنتی کے لفظ میں کچھ بھاری نہیں،

الحکام الناس انت یترکوا ان یقولوا انما کیا لوگ اس گنہ میں ہیں کہ اس زبانی کہہ دینے پر

لہ احیاء العلوم کتاب الاصول و الاصول بیان مراتب الذین یمنعون فی اللہ مکتبہ مطبعہ المشد الحسنی الناصرہ مصر ۱۹۶۲

وہم لا یفتنون

چھڑ دینے جائیں گے کہ ہم ایمان لے آئے اور ان کی آزمائش نہ ہوگی۔

واللہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، وحبنا اللہ و نحبہم الوکیل
اللہ کے سرکاری معبود نہیں اور حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں، اللہ تعالیٰ ہمیں لاکھول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

بہت اچھا جو صاحب مشتبہ الحال و ہایت سے انکار فرمائیں اور وہ ذیل پر دستخط فرماتے جائیں صرف کوٹے کمرے کا پردہ کھل جائے گا چلن میں

(۱) مذہب و پادری ضلالت و گمراہی ہے۔

(۲) پیشوا ابائے سید شہید ابی عبد الوہاب نجدی و امین دہلوی و نذیر حسین دہلوی و صدیق حسن بھوپالی اور دیگر جھٹ بھے آرومی بنائی گئی نہ گالی سب گمراہ بددین ہیں۔

(۳) تقریر الایمان و صراط المستقیم و سائر الکر و ذی و تہویر العینین تصانیف امین الدین اور ان کے سوا دہلوی و بھوپالی و غیر سوا و بابیک کی قطعی تصنیفیں ہیں صرف یہ ضلالتوں گمراہیوں اور گلاب کفر پر مشتمل ہیں۔

(۴) تقلید انہ فرض قطعی ہے بے حصول منصب اجتراد اُس سے روگردانی بددین کا کام ہے، غیر مقلدین مذکورین اور ان کے اتباع و اذنا بکہ ہندوستان میں نامقلد کا پیرا اٹھائے ہیں محض منہ پر تاشخص ہیں ان کا تائب و تائب ہونا اور دوسرے جاہلوں اور اپنے سے اہلن کو کفر و کفر کا عقیدہ کا اقرار کرنا صرف گمراہی و گمراہی ہے۔

(۵) مذہب اربعہ اہلسنت سب رشدد ہایت ہیں جو ان میں سے جس کی پیروی کرے اور غیر اسی کا پیرو رہے، کبھی کسی مسئلہ میں اُس کے خلاف نہ چلے، وہ رشدد ہایت مستقیم ہو رہے، اُس پر شہادت کوئی الزام نہیں ان میں سے ہر مذہب انسان کے لیے نجات کو کافی ہے تقلید شخصی کو شرک یا حرام ماننے والے گمراہ ضالین قبیح غیر سبیل الہی ہیں۔

(۶) مختلفات انیساء و اولیاء علیہم الصلوٰۃ و الشہار مثل استقامت و نفاذ علم و تقرب بطلان خدا و غیر مسائل متعلقہ اموات و احیائیں نجدی و دہلوی اور ان کے اذنا ب نے جو احکام شرک ٹھہرے اور

عالم مسلمین پر بلا ویرانی لے کر پانچ برس یہ ان گمراہوں کی خیانت مذہب اور اس کے سبب اہل حق استحقاق مذاب و غضب ہے۔

(۷) زمانہ کو کسی چیز کی تحسین و تفسیح میں کچھ دخل نہیں، امر محمود واجب واقع ہو کر خود ہے اگرچہ قرون لاحقہ میں ہر مذہب مذہب ہوا، یہ مذہب ہے اگرچہ ازمنہ سابقہ میں ہو۔ بدعت مذہب صرف وہ ہے جو سنت ثابتہ کے رد و خلاف پر پیدا کی گئی ہو، حوا کے واسطے صرف اتنا کافی ہے کہ خدا و رسول نے منع نہ فرمایا، کسی جیسے نہ مخالفت قرآن و حدیث میں نہ ہوتا ہے نہ منع کرنے والا خود حاکم و شارح بنا جاتا ہے۔

(۸) علامہ حرمین طبعین نے جتنے فتاویٰ و رسائل مکمل الدرر السنیہ فی الرد علی الوہابیہ وغیرہ رد و پائیز میں بالیق فرمائے سب حق و ہایت ہیں اور ان کا خلاف باطل و ضلالت۔

حضرات اہل سنت کے اذنا ب بادی حق و موافق ہیں، جو صاحب بے پیر بھارے جیلہ اشعار بکشا وہ پیشانی ان پر مستحق فرمائیں تو ہم ضرور مان لیں گے کہ وہ ہرگز دیوانی نہیں، در نہ ہر ذی عقل پر روشن ہونا چاہیے کہ منکر ہونا اور ہایت سے انکار نہ چاہیے جیلہ اشعار ہی جیلہ تھا جسے پر جہنا اور اسم سے رہنا، اس کے کیا معنی مع

مکرمی بودن و در رنگ مستان زلفین

(منکر ہونا اور مستوں کے رنگ میں مینا ت)

واللہ یدعی من نشاء الیہ صراط المستقیم (اللہ تعالیٰ مجھے جاتا ہے صراط المستقیم کی ہایت و عطا فرماتا ہے۔ ت) الحمد للہ کہ مختصر بیان تصدیق مطلق حق و متیقن ادا کی عشرۃ اخیرۃ مبارک ربیع الاول شریف سے چند جلسوں میں تمام اور طوائف تاریخ اشراف الہ العارم بحجرا الکرام عن کتاب الشارح نام ہوا، و صلی اللہ تعالیٰ علی سیدنا و مولانا محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین والحمد للہ رب العالمین۔